پر الحاد ولادینیت، زندیقیت، کذب گوئی اور اسلام دشمنی کے جو الزامات عائد کئے گئے ہیں وہ سب کے سب محل نظر ہیں۔ ان الزامات کے پس پشت ابوحیان کی ذات سے دشمنی اور عداوت کا جذبہ کارفرما ہے یا پھر ان علمار کا اس کے فلسفیانہ نظریات اور متصوفانہ خیالات سے اختلاف کا عامل ہے۔ پھر دوسری بات یہ کہ ان نصوص اور عبارتوں کے مقابلے میں کچھ ایسی قدیم مستند روایتیں بھی ملتی ہیں جن سے ابوحیان توحیدی کے صحیح العقیدہ ہونے اور دین اسلام سے اس کے گہرے تعلق کے قطعی تاریخی ثبوت فراہم ہوتے ہیں۔

ابن النجار الحافظ البغدادی کا قول ہے کہ "ابوحیان بہت ساری اچھی کتابوں کا مصنف تھا جیسے البصائر والذخائر وغیرہ۔ وہ ایک فقیر، صابر، مذہبی اور صحیح العقیدہ شخص تھا۔"[۲۰]

یاقوت الحموی نے لکھا ہے کہ ابوحیان توحیدی ایک خاموش طبع صوفی تھا، دین و مذہب کے معاملے میں وہ لوگوں کے درمیان ثقہ سمجھا جاتا تھا۔"[۲۱]

زرکوب شیرازی نے "شیراز نامہ" میں ابوحیان کے سوانح کے تحت لکھا ہے کہ وہ توحید پرست امام، یکتائے روزگار عالم، مختلف علوم و فنون کا بحر ذخار، الٰہی انکشافات وخدائی الہامات کے سلسلے میں بے نظیر اور توحید وعقائد سے متعلق مسائل کے بحث و مناظرے میں منفرد تھا۔"[۲۲]

امام ابن حجر العسقلانی ابویعلی کے واسطے سے ذکر کرتے ہیں کہ انھوں نے اپنی کتاب ملک المعانی میں ابوحیان کے متعلق لکھا ہے کہ "وہ صوفیوں کا سردار، دبار کا استاد، فلسفیوں کا امام اور عوام کے درمیان سب سے زیادہ زاہد، عبادت گذار اور حسن الاسلام شخص تھا۔"[۲۳]

توحیدپرست — اس طرح ہم ان مختلف اقوال کی روشنی میں یہ کہہ سکتے ہیں کہ ابوحیان توحیدی ایک ماہر فلسفی، آزاد مفکر، شب زندہ دار صوفی، عجیب وغریب عادات واطوار کا مالک اور مختلف صفات وخوبیوں کا حامل شخص تھا۔ اسے بہت سارے اوراد ووظائف یاد تھے جن کے ذکر وورد میں وہ مشغول رہتا۔ وہ ایک مستند راوی تھا جس کی روایت ترتیب کے اندر کسی غرابت یا نقص کا شبہ نہیں ہے۔ مختلف میدانوں میں اس کی اس قدر شہرت ومقبولیت کا لازمی نتیجہ یہ برآمد ہوا کہ فلسفہ وتصوف اور اس ضمن میں ہونے والی تحقیقات وایجادات سے اختلاف رکھنے والے لوگ اس کے مخالف ہو گئے وہ اس کے سب سے زیادہ سخت مخالف حنابلہ تھے جنھوں نے جذبۂ انتقام میں آکر اس کے اوپر کفر، زندیقیت، الحاد ولادینیت تک کے الزامات عائد کر دئے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ ابوحیان سچا موحد، مخلص مسلمان اور دین اسلام کا بے باک ترجمان اور جانباز سپاہی تھا۔ اس نے اسلام کے عام بنیادی اصولوں کی بھی مخالفت نہیں کی۔ اس کے اندر خدمت اسلام کا شدید جذبہ تھا۔ جیساکہ اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے دین اسلام کے بنیادی اصولوں کی خلاف ورزی کی، صحابہ اور سلف صالحین پر تنقیدیں کیں، عوام الناس کو ضلالت وگمراہی کے رستے پر ڈال دیا اور اسلام دشمن سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تو اس کی زندگی کے حالات اور تاریخی ان اعتراضات کا ساتھ دینے کے لئے تیار نہیں۔

(باقی آئندہ)